بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشارات

افسوس ہے کہ پنجاب اور سرحد کے فسادات کی وجہ سے، اس سال جماعت کا اجتماع عام، جو اپریل کی ابتدائی تاریخوں میں پٹنہ میں منعقد ہونے والا تھا، منعقد نہ ہو سکا۔ اس سال کے اجتماع کے لیے بہار کا انتخاب بہت سے مقاصد کو پیش نظر رکھ کر کیا گیا تھا۔ ہماری خواہش تھی کہ جاہلی سیاست اور ناخداترس قیادت کے نتائج بد سے جس صوبہ کو سب سے زیادہ دوچار ہونا پڑا ہے اس سال ہم اپنا سالانہ اجتماع اسی صوبہ میں کریں اور لوگوں کو برسر موقع بتائیں کہ وہ کیا بنیادی خرابیاں ہیں جن کی وجہ سے اس ملک کے باشندے ایک دوسرے کے لیے درندوں سے زیادہ سنگدل اور خونخوار بن گئے ہیں اور یہ کہ وہ کیا اصول زندگی ہیں جن کو اختیار کرنے کے بعد ہی یہ ممکن ہے کہ دنیا میں انسان اپنے لیے اور دوسروں کے لیے حقیقی بہبود کے کام کر سکے اور اس کے ہاتھوں وہ نظام زندگی برپا ہو سکے جو سب کے لیے امن و عدل کا یکساں محافظ ہو۔ ہمارا خیال تھا کہ اگر بہار کے ذہین طبقہ کے کچھ حصہ کو ہم اپنے خیالات سمجھا سکے تو اس سے نہ صرف بہار کی مشکلات حل کرنے میں مدد ملے گی بلکہ ممکن ہے یہ پورے ملک کی سیاست کا رخ بدلنے میں معین ہو سکے لیکن افسوس ہے کہ عین اس زمانہ میں جب کہ اجتماع کی تاریخیں بالکل قریب آ چکی تھیں دفعۃً پنجاب میں فساد کی ایک چنگاری چمکی اور آناً فاناً انبالہ سے لے کر پشاور تک پورے شمالی ہند کو اس نے اپنے لپیٹ میں لے لیا۔ ان حالات میں شمالی ہند کے ارکان کے لیے (اور اب تک جماعت کے ارکان کی بڑی تعداد شمالی ہند ہی کے لوگوں پر مشتمل ہے) بہار کا سفر نہایت مشکل تھا۔ اول تو ریل اور ڈاک کا سلسلہ درہم برہم ہو گیا تھا ثانیاً نہ شہروں میں کسی کو اپنے جان و مال کی طرف سے اطمینان تھا نہ دیہاتوں میں۔ ایسی حالت میں شاید بہت ہی تھوڑے لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر پٹنہ پہنچنے کی ہمت کر سکتے۔ اور اگر خدانخواستہ سندھ بھی اس کے لپیٹ میں آ جاتا (جس کا اچھا خاصہ اندیشہ موجود تھا) اور پھر اس کا ردعمل یو۔پی اور بہار وغیرہ میں بھی

شروع ہو جاتا (جس کا شروع ہو جانا بحالات موجودہ کچھ بعید نہ تھا) تو پٹنہ کا اجتماع یا تو سرے سے منعقد ہی نہ ہو سکتا اور اگر کسی طرح منعقد ہو جاتا تو اس کی حیثیت کل ہند اجتماع کی تو بہرحال نہ ہوتی۔ اس وجہ سے بہتر یہی خیال کیا گیا کہ اس کو ملتوی کر دیا جائے۔

اس التوا کے اعلان کے بعد مقامی ارکین شوریٰ اور بعض دوسرے رفقائے جماعت کی موجودگی میں اجتماع سالانہ کے مسئلہ پر مزید غور کیا گیا تو ملک کے حالات کا جائزہ لینے کے بعد ہر شخص نے یہی رائے دی کہ نہ صرف اس وقت بلکہ ادھر کچھ عرصہ تک کسی آل انڈیا اجتماع کے انعقاد میں سخت دشواریاں ہیں اس وجہ سے بہتر یہ ہے کہ اس سال اجتماع سالانہ کا خیال ترک کر دیا جائے اور اس مقصد کو، جو سالانہ اجتماع سے پورا ہوتا تھا، حلقہ وار اجتماعات سے حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ رائے مختلف پہلوؤں سے قرین مصلحت نظر آئی اس وجہ سے اگرچہ (وقت کی تنگی اور وسائل آمد و رفت کے تعطل کی وجہ سے) تمام ارکین شوریٰ سے استصواب ناممکن تھا تاہم یہ رائے اختیار کر لی گئی اور حلقہ وار اجتماعات کے لیے مقامات اور تاریخوں کا فیصلہ کر کے اعلان کر دیا گیا۔ یہ فیصلہ بالکل وقت کے وقت کیا گیا ہے، نہ شوریٰ کے ارکین سے مشورہ کیا جا سکا ہے اور نہ دوسری مقامی جماعتوں ہی سے کوئی استصواب کیا جا سکا ہے اس وجہ سے ممکن ہے بعض جگہ کارکنوں کو وقت کی تنگی اور موجودہ مشکلات کی وجہ سے زحمتیں پیش آئیں، لیکن اب اس میں کچھ زیادہ ترمیم و تغیر کی گنجائش نہیں ہے اس وجہ سے تمام ارکان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے حالات کو ان تاریخوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کریں۔ اس ملک میں ہم کو اس وقت جن حالات سے سابقہ ہے اور آئندہ جن حالات سے سابقہ پڑنے کا اندیشہ ہے ان کا تقاضا ہے کہ ہمارے کارکنوں کو اس بات کی مشق ہو کہ وہ فوری نوٹس پر کسی بڑے اجتماع کا انتظام کر سکیں اور اسی طرح ہمارے عام ارکان کو یہ عادت ہو کہ وہ فوری بلاوے پر اکٹھے ہو جایا کریں۔

بہار میں جماعت کے زیر اہتمام جو کام ہو رہا ہے اس کی تفصیلات جاننے کا قدرتی طور پر لوگوں میں

شوق ہوگا لیکن ان صفحات میں وہاں کے کاموں کا کوئی ذکر دو وجہوں سے نہیں آسکا۔ ایک تو اس وجہ سے کہ ہم وہاں جو خدمت انجام دینا چاہتے ہیں اس کو ٹھیک ٹھیک اپنے نصب العین کے مطابق انجام دینے کے لیے یہ ضروری خیال کرتے ہیں کہ یہ کام سرتاسر جماعت کے سرمایہ اور جماعت کے کارکنوں کے ہاتھوں انجام پائے اس سبب سے نہ عام پبلک سے اس کام میں شرکت کے لیے کوئی اپیل کی گئی اور نہ اخبارات کے صفحات میں اس کا کوئی چرچا مناسب معلوم ہوا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ہم نے وہاں کے لیے کام کا جو نقشہ تیار کر کے کارکنوں کے حوالہ کیا ہے وہ کسی عاجلانہ اور فوری کام کا نقشہ نہیں ہے بلکہ وہ ایک صبر آزما اور دیر طلب پروگرام ہے اس وجہ سے اس کی کوئی واقعی رپورٹ اسی وقت پیش کی جا سکتی ہے جبکہ ہمارے کارکن اپنے پروگرام کو پورا کر کے وہاں سے واپس آجائیں۔ اس سے پہلے وہاں کے کاموں کی کوئی تفصیل بتانا مشکل ہے۔ زیادہ سے زیادہ وہ خاکہ بتایا جاسکتا ہے جو وہاں ہمارے رفقا کے سامنے ہے اور جس کی تکمیل کے ارادہ سے وہ اب تک وہاں جمے ہوئے ہیں اور جب تک ضرورت محسوس کریں گے انشاء اللہ صبر و استقلال کے ساتھ جمے رہیں گے۔

بہار میں چند قسم کے کام ہمارے رفقاء کے سامنے ہیں۔

۱۔ سب سے مقدم کام یہ ہے کہ وہاں کے مسلمانوں پر اکثریت کے بے تحاشا مظالم اور تعداد کی غیر معمولی کمی کی وجہ سے خوف و ہراس کی جو حالت طاری ہو گئی ہے اس کو دور کر کے ان کی ہمت بندھائی جائے اور ان کے حوصلہ کو قائم رکھنے کی کوشش کی جائے۔ اس بات کی ضرورت کچھ تو اس وجہ سے تھی کہ جو لوگ بہار میں مسلمانوں کے پیش پیش تھے ان کے ذہن خود منتشر تھے جس کی وجہ سے ان سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی تھی کہ وہ کسی ہمت ہاری ہوئی بھیڑ کی پراگندگی کو دور کر کے اس کو از سر نو مجتمع اور پابرجا کر سکیں گے اور کچھ اس وجہ سے تھی کہ آج مسلمان لیڈروں پر بھی قومیت پرستی کا وہی روگ مسلط ہے جو دنیا کی دوسری قوموں پر مسلط ہے اس وجہ سے یہ مسلمانوں کی پست ہمتی کو دور کرنے کے لیے اگر کچھ سکتے ہیں تو صرف یہ کر سکتے ہیں کہ ان کے قومی تعصب کو بھڑکا کر ان کے اندر کچھ جوش پیدا کر دیں۔

ہمارے نزدیک اس طرح کا جوش بجائے خود ایک مہلک بیماری ہے جس کو اسلام نے حمیت جاہلیت کے نام سے پکارا ہے اس وجہ سے ہم نے یہ چاہا کہ اس موقع پر ہم اپنے امکان بھر ہمارے مسلمانوں کے اندر وہ صحیح اسلامی روح پیدا کرنے کی کوشش کریں جو موجودہ خطرناک حالات میں ان کی ہمت بھی بندھائے اور ان کے اس طرز فکر اور طریق کار میں بھی تغیر پیدا کرے جس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو ایک اقلیت کی حیثیت میں پا رہے ہیں اور ان کے غیر مسلم پڑوسی ان کو اپنے لیے رحمت کے بجائے مصیبت خیال کر رہے ہیں۔ ہم اس بات پر پورا یقین رکھتے ہیں کہ اگر مسلمان سچے مسلمان بن جائیں اور اپنی ان ذمہ داریوں کو ٹھیک ٹھیک سمجھ جائیں جو شہدا اللہ فی الارض ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے غیر مسلم بھائیوں کی اصلاح سے متعلق ڈالی ہیں تو کم از کم جہاں تک خود ان کا تعلق ہے ان کا رویہ اپنے غیر مسلم پڑوسیوں کے ساتھ فوراً ہمدردانہ ہو جائے گا اور توقع ہے کہ اس کے جواب میں غیر مسلموں کے رویہ میں بھی نہایت خوشگوار تبدیلیاں ہوں گی اور وہ اپنے اچھے پڑوسیوں کی اچھی باتوں اور ان کے اچھے کاموں سے اچھے سبق لیں گے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا (جس کا اندیشہ بہت کم ہے) بلکہ وہ مخالفت اور عداوت ہی پر تلے رہے اور اس عداوت و مخالفت کے جنون میں انھوں نے اس سے زیادہ مظالم مسلمانوں پر ڈھائے جو انھوں نے بہار میں پچھلے دنوں ڈھائے ہیں تو اس سے مسلمانوں پر وہ خوف و ہراس نہ طاری ہوگا جو اس وقت طاری ہے بلکہ ان کی سچی خدا ترسی کی وجہ سے ان مظالم سے ان کی ہمت و قوت میں اضافہ ہوگا اور وہ شکستہ دل ہونے کے بجائے دگنے جوش و حوصلہ کے ساتھ نہ صرف اپنے کام کو جاری رکھیں گے بلکہ اپنے اوپر ظلم ڈھانے والے غیر مسلموں کے ساتھ اپنی شفقت و ہمدردی بھی باقی رکھیں گے۔ اس صورت میں لازمی طور پر اللہ کی مدد ان کے ساتھ ہوگی اور کچھ سنگ دل قسم کے لوگ اگر ان کو ستائیں گے، ان کو گھروں سے نکالیں گے اور ان کے جان و مال اور عزت و آبرو کے درپے ہوں گے تو خدا انہی غیر مسلموں کے اندر سے ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جو اپنے ان صالح اور مصلح پڑوسیوں کے ساتھ نہ صرف ہمدردی کریں گے بلکہ ان کا پورا پورا ساتھ دیں گے لیکن قوم پرستی کا برا ہو کہ اس نے اس سیدھی اور صاف راہ کی طرف آنے سے مسلمانوں کو روک دیا ہے۔

اور اب ان میں دو ہی قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں یا تو وہ لوگ ہیں جو وطنی قومیت کے خبط میں مبتلا ہو کر مسلم اور غیر مسلم کا امتیاز ہی سرے سے کھو بیٹھے ہیں یا پھر وہ لوگ ہیں جو نسلی قومیت کے تعصب میں اس قدر خود باختہ ہو گئے ہیں کہ اپنے اور غیر مسلموں کے درمیان عداوت کے تعلق کے سوا اور کسی تعلق کا امکان ہی نہیں سمجھتے۔

۲۔ دوسرا کام ہمارے رفقاء کے سامنے یہ ہے کہ مسلمانوں کو مشورہ دیں کہ اپنی بستیاں الگ الگ خطوں (Pockets) کی شکل میں بسائیں۔ یہ مشورہ درحقیقت ہے تو حکومت کے سامنے پیش کرنے کا کیونکہ یہ کام عام لوگوں کے کرنے کا نہیں بلکہ حکومت ہی کے کرنے کا ہے لیکن جن لوگوں کے ہاتھوں میں آج حکومت کی باگ ہے ان سے ہم کو یہ امید نہیں ہے کہ وہ اپنے اغراض کے خلاف کوئی بات محض اس وجہ سے مان لیں گے کہ وہ معقول اور امن پسندانہ ہے اس وجہ سے ہم نے یہ راہ اختیار کرنے کے بجائے اپنے کارکنوں کو یہ مشورہ دیا کہ وہ مسلمان بستیوں کا کوئی خاص حلقہ منتخب کر کے وہاں کے مسلمانوں کے اندر انصار اور مہاجرین کی اسپرٹ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ جن لوگوں کو منتقل کرنا ہو ان کے اندر ایسا جذبہ پیدا کیا جائے کہ ان کو اپنا اخلاقی اور دینی مفاد اتنا عزیز ہو جائے کہ اس کے لیے وہ ہر طرح کی عسرت اور تکلیف برداشت کر لینے پر آمادہ ہو جائیں اور جن لوگوں کی طرف منتقل کرنا ہو ان کے اندر ایثار کا وہ جذبہ پیدا کیا جائے کہ وہ منتقل ہونے والوں کو بخوشی اپنی زمینوں اور اپنی املاک میں شریک بنانے پر راضی ہو جائیں۔ اصلی چیز دلوں کے اندر جگہ کا پیدا ہونا ہے جب یہ چیز پیدا ہو جائے گی تو زمین بھی فراخ ہو جائے گی اور وسائل معیشت میں بھی برکت ہوگی۔ اس طرح ایک پاکٹ بھی اگر مسلمانوں کے اپنے ہمت و ایثار سے بن گیا تو اس کا سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوگا کہ اس کوشش میں آپ سے آپ مسلمانوں کی اخلاقی تربیت نہایت اعلیٰ درجہ کی ہو جائے گی اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ یہ پاکٹ ایک نمونہ کا کام دے گا جس کی نقل دوسرے خطوں کے مسلمان بھی کریں گے اور اس طرح آہستہ آہستہ یہ کام حکومت کی مدد کے بغیر بلکہ اس کے علی الرغم انجام پا جائے گا اور جب

حکومت یہ محسوس کرے گی کہ اقلیت اپنے تحفظ کے جائز وسائل اختیار کرنے پر تل گئی ہے تو بالآخر وہ ابھی مجبور ہوگی کہ ان کے املاک و جائداد کے لیے کوئی ایسی شکل پیدا کرے کہ حقدار اپنے حقوق سے محروم نہ رہیں۔

۳۔ تیسری چیز ہمارے رفقا کے سامنے یہ ہے کہ اپنی استطاعت بھر امداد کا کام (ریلیف) کریں۔ اس سلسلہ میں ہم نے اپنے کارکنوں کو یہ ہدایت کی ہے کہ اس معاملہ میں مسلم و غیر مسلم کے درمیان ہرگز کوئی تفریق نہ کی جائے۔ اگر غیر مسلم بھی امداد کے مستحق ہوں تو ان کی بھی تا حد امکان ہر طرح کی امداد کی جائے۔ نیز ہم کو یہ معلوم ہوا تھا کہ بہار کے آفت زدہ علاقہ میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے جو یوں تو سخت محتاج مدد ہیں لیکن وہ ریلیف کمیٹیوں اور امدادی کیمپوں سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا رہے ہیں۔ یہ اپنی شرافت اور خود داری کی وجہ سے ریلیف کمیٹیوں اور امدادی کیمپوں کے دروازے کھٹکھٹانے پر آمادہ نہیں ہیں اور کوئی ایسا امدادی ادارہ اس علاقہ میں موجود نہیں ہے جو خود ان کا کھوج لگا کر ان کی امداد کرے۔ ہم نے اس ضرورت کو محسوس کر کے اپنے کارکنوں کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ امکانی کوشش کر کے اس طرح کے متعفف اور خود دار لوگوں کا سراغ لگائیں اور ان کے حالات درست کرنے کی کوشش کریں۔ علاوہ ازیں ایسے لوگوں کی تعداد بھی فساد زدہ علاقہ میں کچھ کم نہیں تھی جو اپنے قیمتی سامان اور املاک از قسم زیورات وغیرہ اونے پونے بیچ رہے تھے ہم نے اس سلسلہ میں بھی کچھ ضروری ہدایات اپنے کارکنوں کو دی ہیں کہ اول تو وہ لوگوں کو اس طرح کے اقدام سے باز رکھنے کی کوشش کریں اور اگر باز رکھنا ممکن نہ ہو تو کم از کم اس کا بندوبست کیا جائے کہ ان کی چیزیں بازار کے نرخ پر بک جائیں۔

یہ ہدایات دے کر ہم نے جنوری ۱۹۴۷ء کے آخر میں اپنے محترم رفیق جناب محمد عبد الجبار صاحب غازی کو پٹنہ بھیجا اور ان کی امداد کے لیے چند مقامی ارکان و ہمدردان جماعت پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ بھی بنا دی تاکہ خاص اہمیت رکھنے والے مسائل کے سوا اور سارے امور برسر موقع ہی طے کر لیے جایا کریں

مرکز کی ہدایات کے انتظار میں کاموں میں کوئی تاخیر واقع نہ ہو۔ نیز غازی صاحب موصوف کو یہ اختیار بھی دیدیا گیا ہے کہ وہ جماعت کے ارکان میں سے جن لوگوں کو چاہیں اپنی امداد کے لیے بلا سکتے ہیں اور عارضی طور پر جماعت کی تربیت گاہ بھی پٹنہ میں منتقل کردی گئی ہے تاکہ تربیت گاہ میں شریک ہونیوالے ذہنی تربیت کے ساتھ ساتھ عملی تربیت بھی حاصل کر سکیں۔ ان سارے کاموں کی تکمیل کے لیے کافی سرمایہ کی ضرورت تھی اور ہے لیکن ہمارے پاس نہ تو مرکز میں اتنا محفوظ سرمایہ تھا کہ اس کے بل بوتے پر اتنے بڑے کام کا آغاز کر سکتے اور نہ جماعت ہی کی مالی حالت ایسی تھی کہ اس کے اعتماد پر یہ کام شروع کر سکتے تاہم اللہ کا نام لے کر ہم نے کام شروع کر دیا اور چندے کی کوئی عام اپیل کرنے کے بجائے جماعت کے کارکنوں اور ہمدردوں کو ایک گشتی مراسلہ کے ذریعہ سے اطلاع کردی کہ وہ جو امدادی رقم بھیج سکیں پٹنہ کی مقامی جماعت کے پتہ پر بھیجیں۔ اس طرح ہماری مختلف شاخوں سے جو رقمیں ہمیں موصول ہوئی ہیں اس کی مجموعی مقدار اس وقت تک ....۷ ۲ ہزار ہے۔

ان امدادوں اور اس سرمایہ کے ساتھ ہمارے جو رفقا بہار میں کام کر رہے ہیں وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئے یا ناکامیاب اور اگر کامیاب ہوئے تو کس حد تک کامیاب ہوئے؟ ان سوالوں کے فیصلہ کرنے کا وقت ابھی نہیں آیا ہے۔ جو رپورٹیں ہمیں وہاں سے مل رہی ہیں وہ نہ مایوس کن ہیں اور نہ بہت زیادہ امید افزا ہیں۔ بعض اسکیمیں شروع کردی گئی ہیں، بعض کے لیے زمین ہموار کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں، بعض ابھی زیر غور ہیں۔ مستقبل فیصلہ کرے گا کہ اس تمام تگ ودو کا حاصل کیا رہا۔ اس وقت تک کی کوششوں کا حاصل صرف یہ ہے کہ ذہین اور سمجھ دار لوگوں کا ایک حلقہ ایسا پیدا ہو گیا ہے جو ہماری اسکیم اور ہمارے طریق کار سے پوری طرح متفق ہو چکا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ کامیابی بھی کوئی معمولی کامیابی نہیں ہے۔ کام کا جو نقشہ ہمارے سامنے ہے وہ کوئی وقتی اور ہنگامی نقشہ نہیں ہے بلکہ اس میں کافی وقت لگے گا اور اس کے لیے سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کو کامیاب بنانے کے لیے مقامی کارکنوں کی ایک اچھی جماعت پیدا ہو جائے۔ اگر ہماری اس وقت کی جدوجہد کا نتیجہ صرف اتنا ہی نکلے کہ خود بہار کے کارکنوں کی ایک جماعت ہماری اسکیم اور طریق کار کو اپنا لے تو ہم اس نتیجہ پر پوری طرح مطمئن ہیں۔ اس وقت تک بہار سے ہم کو جو اطلاعات ملی ہیں ان کی روشنی میں اس سے زیادہ وہاں کے کاموں اور ان کے نتائج کے متعلق کچھ کہنا مشکل ہے۔ تمام حالات کا صحیح اندازہ وہاں کی آخری رپورٹ سے ہو سکے گا جو ان شاء اللہ کام کے ختم ہونے پر شائع کردی جائے گی۔